بینک

<"xml encoding="UTF-8?>

بینک

۱سوال: فکس ڈپوزٹ(کم مدت یا دراز مدت) پر ملنے والی رقم کا سود ہونے کے حوالے سے کیا حکم ؟
جواب: حکومتی بینک {اسی طرح کوئی بھی حکومتی کمپنی }حضرت آیۃ اللہ کی نظر میں اس کا پیسہ مجھول المالک ہے اور اس میں تصرف اور اس کا استعمال حاکم شرع کی اجازت سے جایز ہے اس بنا پر پیسے جمع کرنے والا سود کی شرط نہ کرے ا ور جب بینک یا شرکت سود دے تو حضرت آیۃ اللہ اجازت دیتے ہیں اس مجھول المالک سود کو آپ اپنی ملکیت میں لے سکتے ہیں اس شرط کے ساتھ کے آدھے مبلغ کو آپ دیندار غریپ شیعہ کو صدقہ دیں۔
اور اگر پرائیوٹ بینک {اسی طرح پرائیوٹ کمپنی } ہو تو آپ کسی بھی عنوان سے مالک نہیں بن سکتے لیکن اگر انسان جانتا ہو کہ اس بینک یا شرکت کے {مالکین }سرمایہ دار افراد ان پیسوں کو استعمال کرنے سے راضی ہونگے اگرچہ شرعی مالک نہ ہوں تو بھی، تو اس صورت میں استعمال کرسکتے ہیں ، اور ان پیسوں سے جو چیز خریدے گا مالک ہو گا اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب بینک یا کمپنی اس شخص کے ساتھ کوئی شرعی معاملہ انجام نہ دے لیکن اگر صحیح شرعی طریقے سے تمام شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے معاملہ انجام دیا جائے اور احتمال ہو کہ بینک یا کمپنی ان پیسوں کے ساتھ قرار داد کے مطابق شرعی طریقے کے مطابق معاملہ کرے گی تو سود حلال ہے۔
اور اگر سرمایہ غیر مسلمان کا ہو تو چاہے پرائیوٹ ہو یا حکومتی یا مشترک سود جایز ہے ، کیونکہ ان سے سود لینا جایز ہے ۔
۲سوال: بینک اور مختلف اداروں میں کام کرنے والوں کے کام کا ایک حصہ سود یا دوسرے حرام معاملات سے متعلق ہوتا ہے، اس کام اور اس کے بدلے میں ملنے والی اجرت کا کیا حکم ہے؟
جواب: سودی معاملات والے کام کا کرنا اور اس کی اجرت لینا دونوں حرام ہیں، اس پیسے کا وہ مالک نہیں ہوگا۔
۳سوال: بینک سے قرض لینے کا کیا حکم ہے۔
جواب: اگر بینک کا سرمایہ مسلمانوں کا ہو تو :
اگر حکومتی بینک ہو تو اگر شرعی طریقہ سے معاملہ ہوا ہو جیسے (مضاربہ یا قسطوں پر خرید کریں) تو ضروری ہے کہ اس معاہدے کے مطابق عمل کیا جائے، اور اگر شرعی معاملہ نہ ہو تو آپ مجھول المالک کی نیت سے لیں اور پھر حضرت آیت اللہ کی جانب سے اپنے لیے قرضے کی نیت سے قبول کرلیں اور پھر اس قرضے کو اسی جگہ استعمال کیا جائے جس کے لیے قرضہ لیا گیا ہو ۔
اور اگر بینک پرائیوٹ ہو تو اگر شرعی طریقہ سے معاملہ ہوا ہو جیسے (مضاربہ یا قسطوں پر خرید کریں) تو ضروری ہے کہ اس معاہدے کے مطابق عمل کیا جائے اور اگر شرعی معاملہ نہ ہو تو اس صورت میں پرائیوٹ بینک سے (سود کے ساتھ) قرض لینا جایز نہیں ۔
لیکن اگر بینک یا ادارہ جو غیر مسلم (non muslim) سرمایہ سے تشکیل پایا ہو :

تو سود کی شرط کے ساتھ قرض لینا جایز نہیں لیکن اس سے بچنے کی خاطر یہ کیا جاسکتا ہے کہ قرض کی نیت کے بغیر یہ رقم بینک سے لی جائے اور حاکم شرع کی اجازت کی بھی ضرورت نہیں ، گر چہ یہ جانتے ہوں کہ بعد میں اس کی اصل رقم اور اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی۔

۴سوال: بینک میں فکس یا غیر فکس کے طور پے پیسا رکھنے کی صورت میں بینک جو سود ہمیں دیتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حکومتی بینک اگر اسلامی ہو{اسی طرح کوئی بھی حکومتی کمپنی }حضرت آیة اللہ کی نظر میں اس کا پیسہ مجہول المالک ہے اور اس میں تصرف اور اس کا اسعتمال حاکم شرع کی اجازت سے جایز ہے اس بنا پر پیسے جمع کرنے والا سود کی شرط نہ کرے ا ور اگر جب بینک یا شرکت سود دے تو حضرت آیة اللہ اجازت دیتے ہیں اس مجہول المالک سود کو آپ اپنی ملکیت میں لے سکتے ہیں اس شرط کے ساتھ کے آدھے مبلغ کو آپ دیندار فقیر(شیعہ) کو صدقہ کریں

اور اگر پرائیوٹ بینک {اسی طرح پرائیوٹ کمپنی } ہو تو آپ کسی بھی عنوان سے مالک نہیں بن سکتے لیکن اگر انسان جانتا ہو کہ اس بینک یا شرکت کے {مالکین }سرمایہ دار افراد ان پیسوں کو استعمال کرنے سے راضی ہونگے اگرچہ شرعی مالک نہ ہوں تو بھی ، تو اس صورت میں استعمال کرسکتے ہیں ، اور ان پیسوں سے جو چیز خریدے گا مالک ہو گا اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب بینک یا کمپنی اس شخص کے ساتھ کوئی شرعی معاملہ نہ کرے لیکن اگر صحیح شرعی طریقے سے تمام شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے معاملہ انجام دیا جائے اور احتمال ہو کہ بینک یا کمپنی ان پیسوں کے ساتھ قرار داد کے مطابق شرعی طریقے کے مطابق معاملہ کرے گی تو سود حلال ہے۔

اور اگر سرمایہ غیر مسلمان کا ہو تو چاہے پرائیوٹ ہو یا حکومتی یا مشترک سود جایز ہے، کیونکہ ان سے سود لینا جایز ہے۔

۵سوال: چک بیچنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر قرض واقعی ہو تو جایز ہے۔

٦سوال: فکس ڈپازٹ میں بینک سے ملنے والے سود کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ کاروبار شرعی قوانین کے مطابق ہوں جیسے وہ رکھی گئی رقم جو صحیح فقہی اصول پر مبنی کاروبار کے لیے ہو اور اس بات کا احتمال دیا جائے کے وہ کام کرے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس سے ملنے والا سارا فائدہ حلال ہے۔

۷سوال: کیا بینک کے ذریعے پیسا بھیجنے کی اجرت لینا سود ہے؟

جواب: سود نہیں ہے۔

۸سوال: کیا بینک میں انعام جیتنے کے لالچ سے پیسہ رکھنے میں کوئی حرج ہے؟

جواب: اگر اس نے قرعہ میں شرکت کرنے کی شرط نہیں رکھی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۹سوال: اگر بینک سے قالین بنانے کے لیے قرض لیا ہے تو کیا اسے کسی دوسرے کام میں خرچ کیا جا سکتاہے؟

جواب: اگر اسے دوسرے کام میں خرچ کرنے سے بینک کو اعتراض نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۰سوال: میں ایم اے کا اسٹوڈینٹ ہوں اور میری تحقیق کا موضوع "سود سے خالی بینک کا نظام " ہے۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

الف۔ مضاربہ کے عقد جایز ہونے کے باوجود کیا عقد کے ضمن میں شرط کے ذریعے، وقت کی مدت معین کی جا

سکتی ہے؟
ب۔ کیا کام کرنے والے کو نقصان کی بھرپائی کا ذمہ دار ٹھرایا جا سکتا ہے؟
ج۔ کیا بینک کو یہ حق ہےکہ وہ کام کرنے والے کو معین سود ادا کرنے یا کوئی مقدار معین ادا کرنے کو کہہ سکتا ہے؟
جواب: الف۔ ممکن ہے کہ ایک وقت معین ہو اور اس میں شرط ہو کہ اس وقت تک کوئی فسخ نہیں کرے گا لیکن اس شرط سے صرف اس کو توڑنے کا حرام ہونا ثابت ہو سکے گا اور عقد فسخ کرنے سے فسخ ہو جائے گا۔ ہاں یہ شرط کر سکتے ہیں کہ اگر کسی نے عقد کو توڑا تو وہ اتنا پیسہ ادا کرے گا۔
ب۔ مالک شرط کر سکتا ہے کہ اگر نقصان ہوا یا سرمایہ ضابع ہوا تو کام کرنے والا اپنے مال سے ادا کرے گا۔ اس صیغہ اور نقصان کی ضمانت والے صیغہ میں فرق ہے۔
ج۔ مالک جو کہ بینک ہے اس صورت میں شرط کر سکتا ہے کہ اگر اتنا فائدہ نہیں ہوا تو کام کرنے والا اپنے مال سے ادا کرے گا۔
۱۱سوال: بینک کے لون والے حساب سے ملنے والے انعام کا کیا حکم ہے؟
جواب: حلال ہے۔
۱۲سوال: کسی مسلمان کے اپنے کریڈٹ کارڈ سے پیسے نکالتے وقت، پیسے زیادہ نکل آنے اور بینک کو خبر نہ ہونے کی صورت میں اسے لینے کا کیا حکم ہے؟
جواب: جایز نہیں ہے۔
۱۳سوال: بینک میں کام کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: بینك کے کام دو قسم کے ہیں:
۱۔حرام کام: جیسے سودي کام کو انجام دینے میں واسطہ بننا، اس کو لکھنا،اس پر گواہ بننا، لینے والے كه حق میں سود دریافت کرنا، اسي طرح ہر وہ کام جو سودي شرکت{ادارہ} کے ساتھ کیا جائےیا وہ شرکت جو شراب کي تجارت میں مشغول ہو جیسے ان کے شیرز بیچنا ان کي ایل سي کھولنا یہ سارے کام حرام ہیں اور اس ڈیپارٹمنٹ میں کامحرام اور اجرت لینے کا حق دار نہیں ہوگا۔
۲۔ اوپر بیان کئے گیے کام کے علاوہ باقی سارے کام حلال اور اسکي اجرت (انکم)بھي حلال ہے۔
۱۴سوال: بینک میں کام (جاب) کرنے کا کیا حکم ہے؟
جواب: بینك کےمعاملات دو قسم کے ہیں:
۱۔ حرام معاملات: جیسے سودي کام کو انجام دینے میں واسطہ؛ اس کو لکھنا،اس پر گواہ بننا، لینے والے كه حق میں سود دریافت کرنا، اسي طرح ہر وہ کام جو سودي شرکت{ادارہ} کے ساتھ کیا جائے یا وہ شرکت جو شراب کي تجارت میں مشغول ہو جیسے ان کے شیرز بیچنا ان کي ایل سي کھولنا یہ سارے کام حرام ہیں اور اس ڈیپارٹمنٹ میں کام حرام اور اجرت لینے کا حق دار نہیں ہوگا۔
۲۔جایز معاملات: اوپر بیان کیے گئے کام کے علاوہ باقی سارے کام حلال اور اسکی اجرت (انکم)بھي حلال ہے۔